فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِن آیاتِ القرآن



حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

دینی، سماجی، اخلاقی اور ملی اقدار کا محافظ
سہ ماہی
انوارِ رضا
جوہر آباد
چیف ایڈیٹر
ملک محبوب الرسول قادری
Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِن آیاتِ القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

انٹرنیشنل غوثیہ فورم
زاویۂ قادریہ
[illegible] 9429027

هدیہ

خیبر پختون خواہ سے بزرگ عالم دین حضرت استاذ العلماء

علامہ مولانا سید سلطان روم چشتی نظامی مدظلہ

کی ترغیب اور اُم القراء مکۃ المکرمہ کی مقدس فضاؤں میں بسنے والے

اپنے درویش صفت عظیم دوست

الحاج فضل معبود خان قادری حفظہ اللہ تعالیٰ

کی خواہش اور آرزو پر اُن کے بھتیجے

عزیز گرامی مولانا محمد ادریس خان قادری ابن فضل حمید خان حفظہ اللہ تعالیٰ

تھانہ۔ تحصیل بٹ خیلہ۔ ضلع ملاکنڈ۔ خیبر پختون خواہ

کی علوم شریعہ اسلامیہ (درسِ نظامی) کی تکمیل اور جامعہ اسلامیہ لاہور کے

سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر

رب کریم جل وعلا کی بارگاہ عالی میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے

یہ کتاب معزز شرکاء و حاضرین کو ہدیہ کی جا رہی ہے

اے اللہ! بانی ادارہ، صاحبِ فضل قدیر، مترجم تفسیر کبیر

حضرت محقق العصر مولانا مفتی محمد خان قادری دامت برکاتہم العالیہ

کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمرِ خضر عطا فرما اور ادارہ کے

جملہ معاونین و اساتذہ کرام کو جزائے خیر سے نواز۔ آمین

مملوکِ محمد محبوب الرسول قادری

۲ فروری ۲۰۱۴ء۔ اتوار۔ ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

فہرست کتاب

مستطاب شانِ حبیب الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنوانات	صفحہ نمبر
حضور ﷺ مظہر ذوالجلال ہیں	26
مقدمہ سارا قرآن حضور ﷺ کی نعت ہے	29
نماز عربی میں کیوں ہے؟	29
هو الاول والاخر	34
حضور ﷺ اول و آخر ظاہر و باطن	35
ہر چیز کے جاننے والے ہیں	35
حضور ﷺ کی معرفت کو اولاد کی معرفت سے کیوں تشبیہ دی	36
وان كنتم في ريب	38
خدائی و انسانی چیزوں کی پہچان	39
حضور کی بے مثلی کی اعلیٰ دلیل	39
يخدعون الله والذين امنوا	40
علم ادم الاسماء كلها	41

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

دوسرے اس طرح کہ یہ حکم ہر مسلمان کو دیا گیا ہے خواہ کسی ملک کا ہو یا کسی وقت ہو، مطلب یہ ہوا کہ قیامت تک کے تمام مسلمان اپنی زندگی حضور علیہ السلام کے تابع کر دیں۔ اور ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں بعض تو بادشاہ ہوں گے اور بعض وزیر، بعض حاکم، بعض مالدار، بعض غریب، بعض گھر والے، اور بعض تارک الدنیا اب ہر شخص چاہتا ہے کہ میری زندگی حضور علیہ السلام کی زندگی کے ماتحت ہو، تو اس قدر فرق زندگی کے ہوتے ہوئے سب لوگ کس طرح حضور علیہ السلام کی پیروی کریں۔

تو اب اس آیت سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہمارے محبوب کی زندگی پاک ایسی بے مثل اور انوکھی ہے کہ دنیا میں ہر شخص اپنے لئے اس کو مثال بنا سکتا ہے، ایسی زندگی عالم میں کسی کی نہیں گزری۔ بطور مثال سمجھو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی ترک دنیا میں گزاری کہ مکان تک نہ بنایا۔ ان کی پیروی تارک الدنیا تو بطور نمونہ کر سکتا ہے مگر ایک قاضی بادشاہ اپنے لئے ان کی زندگی کو مثال نہیں بنا سکتا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی زندگی پاک سلطنت و حکومت کے ساتھ گزری تو سلطان و بادشاہ تو ان کی زندگی کو مثال بن سکتا ہے۔ مگر فقیر بے نوا کے لئے ان کی زندگی نمونہ نہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس مگر یہ تو شان میرے محبوب علیہ السلام ہی کی ہے کہ حاکم ہو، چاہے محکوم، رعایا ہو، چاہے بادشاہ، مالدار ہو یا فقیر بے نوا، سب کے لئے دعوت عامہ ہے کہ آؤ میرے محبوب کی زندگی کو دیکھو اور ان کے نقش قدم پر چلے آؤ۔

سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہر انسان کے ہر درجہ و مراتب کے لئے نمونہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوکل ایسے کہ دو دو ماہ تک گھر میں آگ نہیں جلتی، صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہے۔

اور کبھی تھوڑی کھجوریں کھانا، پانی پی کر پھر رہ جانا

دو دو مہینہ یوں ہی گزارا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قبضہ میں جس کے ساری خدائی، اس کا بچھونا چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دنیا صلی اللہ علیہ وسلم
کھانا جو دیکھو جو کی روٹی، بے چھنا آٹا روٹی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم

امت کے مساکین ان حالات مبارک کو دیکھیں اور صبر سے کام لیں۔ اگر سلطنت اور بادشاہت کی زندگی گزارنی ہے تو ان حالات کو ملاحظہ کرو کہ فتح مکہ ہو گئی، تمام وہ کفار مکہ سامنے حاضر ہیں جنہوں نے بے انتہا تکلیفیں پہنچائی تھیں، آج موقعہ تھا کہ ان تمام گستاخوں سے بدلہ لیا جائے مگر ہوا یہ کہ فتح فرماتے ہی عام معافی کا اعلان فرما دیا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے، جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کو امن ہے، جو ہتھیار ڈال دے اس کو امن ہے، غرض کہ یوسف علیہ السلام پر دس بھائیوں نے چند گھنٹہ ظلم و ستم کیا اور جب سلطنت حضرت یوسف علیہ السلام میں غلبہ لینے کو حاضر ہوئے تو فرمایا "لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَکُمۡ" (آج تم پر کوئی سختی نہ ہو گی اللہ تمہاری مغفرت فرما دے۔)

مگر حضور علیہ السلام نے ۱۳ سال تک اپنے پر اہل مکہ کی طرف سے سختیاں برداشت کیں۔ صحابہ کرام، اہل بیت عظام، ان کے گھر والے اور ان حضرات کی جان و مال عزت و آبرو سب ہی خطرے میں رہے، آخر کار دیس چھوڑ کر دیسی ہونا پڑا مگر جب اپنا موقع آیا تو سب کو معاف فرما دیا۔ قیامت تک کہ سلاطین اس کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ اگر مالداری اور تونگری کی زندگی کوئی گزارنا چاہتا ہے تو ان حالات کو ملاحظہ کرے۔

کہ ایک شخص کے کھیت میں لمبی ککڑی پیدا ہوئی، تحفہ کے طور پر حاضر بارگاہ کی، اس کے عوض میں ایک لپ بھر سونا عنایت فرمایا۔ ایک بار بکریوں سے بھرا ہوا جنگل